88109-اللهم صلی علی محمد عدد کمال اللہ کے الفاظ کہنا

سوال

ہماری مسجد میں نمازیوں کی عادت ہے کہ نماز کے اذکار سبحان اللہ اللہ اکبر اور الحمد للہ کہنے کے بعد وہ مؤذن کی قیادت میں کئی ایک درود پڑھتے ہیں جو درج ذیل ہیں :

1 اللھم صلی وسلم وبارک علی سیدنا محمد وعلی آلہ عدد کمال اللہ وکما یلیق بکمالہ .

2 اللھم صلی وسلم وبارک علی سیدنا وعلی آلہ عدد اسماء اللہ وکما یلیق بکمالہ .

3 معروف درود جو درود ابراہیمی کے نام سے معروف ہے .

نوٹ :

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ "عدد کمال اللہ" کے الفاظ جائز نہیں، اور دلیل دیتے ہیں کہ کمال اللہ کے لیے محصور ہے، اور "عدد اسماء اللہ" کے الفاظ کو جائز قرار دیتے ہیں، اس سلسلہ میں آپ کی رائے کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

اول :

نماز کے بعد مشروع اذکار میں تسبیح و
تحمید و تکبیر شامل ہیں اس کی دلیل درج ذیل حدیث ہے :

کعب بن عجرۃ رضی اللہ تعالی عنہ بیان
کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"نماز کے بعد ایسے اذکار ہیں جن کو
فرضی نماز کے بعد پڑھنے والا یا عمل کرنے والا کبھی خائب وخاسر نہیں ہو سکتا وہ یہ
ہیں : (33) مرتبہ سبحان اللہ (33) مرتبہ الحمد للہ اور (34) مرتبہ اللہ اکبر"

صحیح مسلم حدیث نمبر (596).

اور مسلم شریف ہی کی روایت میں ہے
ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا :

"جس نے بھی ہر فرضی نماز کے بعد (
33) مرتبہ سبحان اللہ (33) الحمد للہ اور (33) مرتبہ اللہ اکبر پڑھا تو یہ
ننانویں ہوئے اور سو پورا کرنے کے لیے"
لا إلهَ إلا اللهُ وحدَهُ لا
شريكَ لهُ لهُ الملكُ ولهُ الحمدُ وهُوَ علَى كُلِّ شيءٍ قديرٌ
"

اللہ تعالی کے علاوہ کوئی معبود برحق
نہیں، وہ وحدہ لا شریک ہے اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کی حمد و تعریف اور وہ ہر چیز
پر قادر ہے.

کہے تو اس کے سارے گناہ معاف کر دیے
جاتے ہیں چاہے وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں"

صحیح مسلم حدیث نمبر (597).

اور صحیح بخاری و مسلم میں ابوہریرہ
رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ :

"فقراء مہاجر افراد رسول کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا مالدار لوگ تو بلند درجات لے گئے اور ہمیشہ
کی نعمتوں کے مالک بن گئے، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

بھئی وہ کیسے تو انہیں نے عرض کیا :
وہ بھی اسی طرح نماز ادا کرتے ہیں جس طرح ہم نماز ادا کرتے ہیں، اور روزہ بھی اسی
طرح رکھتے ہیں جس طرح ہم روزہ رکھتے ہیں، اور وہ صدقہ و خیرات بھی کرتے ہیں لیکن ہم
صدقہ و خیرات نہیں کرتے، اور وہ غلام بھی آزاد کرتے ہیں لیکن ہم نہیں کرتے.

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا :

"کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں
جس پر عمل کرو تو تم اپنے سے سبقت لے جانے والوں کے ساتھ مل جاؤ اور تم اپنے بعد
والوں سے سبقت لے جاؤ، اور تم سے افضل وہی ہوگا جو تمہارے جیسا عمل کریگا.

تو انہوں نے عرض کیا: کیوں نہیں یا
رسول اللہ وسلم آپ ضرور بتائیں، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تم ہر نماز کے بعد (33) مرتبہ
سبحان اللہ (33) الحمد للہ اور (33) مرتبہ اللہ اکبر کہا کرو"

ابو صالح کہتے ہیں: تو یہ مہاجر
فقراء صحابہ کرام رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دوبارہ آئے اور عرض کرنے لگے
ہمارے مالدار بھائیوں نے اس کے متعلق سنا جو ہم عمل کرتے تھے تو وہ بھی اس طرح کا
عمل کرنے لگے ہیں چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے
عطا فرما دیتا ہے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (843) صحیح
مسلم حدیث نمبر (595).

یہ عظیم اذکار نماز کے بعد انسان
انفرادی طور پر پڑھے، لیکن موذن یا امام وغیرہ کی قیادت میں اجتماعی طور پر یہ
اذکار پڑھنا بدعات میں شامل ہوتا ہے؛ کیونکہ یہ کیفیت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
سے ثابت نہیں، اور اہل علم نے بھی اس پر تنبیہ کی ہے.

امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"میرا اختیار یہ ہے کہ امام اور
مقتدی نماز کے بعد اذکار کریں، اور یہ خفیہ طور پر ہو، لیکن امام کو چاہیے کہ وہ
اذکار بلند آواز سے پڑھے کیونکہ مقتدی اس سے تعلیم حاصل کرینگے پھر وہ خفیہ اور
پوشیدہ پڑھے؛ کیونکہ اللہ عزوجل کا فرمان ہے:

{نہ تو آپ اپنی نماز بلند آواز سے
پڑھیں اور نہ بالکل پوشیدہ}..بنی اسرائیل (110).

یعنی اپنی دعاء بلند اور خفیہ نہ
کریں حتی کہ اپنے آپ نہ سنائیں.

میرے خیال میں ابن زبیر نے جو روایت
کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم الا الہ اللہ کہا کرتے تھے، اور ابن عباس نے
روایت کیا ہے کہ آپ تکبیر کہا کرتے تھے، جیسا کہ ہم نے روایت بھی کیا ہے.

امام شافعی کہتے ہیں :

"میرے خیال میں نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے تھوڑی بلند آواز میں اس لیے کہا تاکہ لوگ اس کو سیکھ لیں، کیونکہ ہم
نے اس کے ساتھ جو عام روایات درج کی ہیں ان میں سلام پھیرنے کے بعد لا الہ اللہ اور
اللہ اکبر کا ذکر نہیں" انتہی

دیکھیں : الام (127/1).

شاطبی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

تو پھر بدعت کی تعریف یہ ہوئی کہ دین
جو نیا طریقہ اختراع کر لیا جائے اور شریعت کا مقابلہ کرے، اس پر چلنے سے اللہ کی
عبادت میں مبالغہ کرنا مقصود ہو، کہ عبادت زیادہ کی جائے تو یہ بدعت کہلاتا ہے...

اور اس میں یہ بھی شامل ہے :

کیفیت وہیئت کی تعیین کرنے کا
التزام کرنا، مثلا ایک ہی آواز میں اجتماعی ذکر کرنا، اور رسول کریم صلی اللہ علیہ
وسلم کی ولادت باسعادت کے دن کو جشن منانا اور اسے عید منانا اور اس طرح کے دوسرے
امور.

اور اس میں یہ بھی شامل ہے :

معین عبادات کا معین اوقات میں
التزام کرنا جن کی تعیین شریعت میں نہ ملتی ہو، مثلا پندرہ شعبان کو نصف شعبان کا
روزہ رکھنا، اور اس رات قیام کرنا" انتہی

دیکھیں: الاعتصام (1/37–39).

اور شیخ جمال الدین القاسمی رحمہ اللہ
کہتے ہیں:

"بعض مساجد میں جب امام عصر کی نماز
سے سلام پھیرتا ہے تو موذن چیخ کر دعاء اور آمین کا کہتا ہے، اور بعض مساجد میں جب
نماز سے سلام پھیرا جاتا ہے تو مقتدی بلند آواز سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر
درود کمالیۃ پڑھنا شروع کر دیتے ہیں ایسا کرنا سنت کے مخالف ہے؛ کیونکہ سنت تو یہ
ہے کہ فرضی نماز کے بعد ہر نمازی خاموشی سے مسنون اذکار کرے۔

اور اسی طرح دعاء کے آداب پست آواز
رکھنا شامل ہے، اللہ تعالی کا فرمان ہے:

**.{تم اپنے رب سے گڑگڑا کر کے بھی اور
چپکے چپکے دعا کیا کرو}.**

اور پھر ان لوگوں نے اس آیت سے اعراض
کرتے ہوئے نہ تو گڑگڑا کر دعا کی اور نہ ہی خفیہ طور پر چپکے سے" انتہی

دیکھیں: اصلاح المساجد من البدع و
العوائد (154).

اور شیخ علی محفوظ رحمہ اللہ کہتے
ہیں:

"مکروہ بدعات میں یہ بھی ہے کہ نماز
ایک مخصوص طریقہ کے ساتھ آواز بلند کر کے ختم کی جاتی ہے، اور اجتماع ہوتا ہے اور
اس پر مواظبت و ہمیشگی کرتے ہیں، حتی کہ عام لوگ یہ اعتقاد کرنے لگے ہیں کہ یہ نماز

کی تکمیل میں ہے، اور ایسا کرنا سنت ہے اس کے بغیر چارہ نہیں، اور اس کے ساتھ
انفرادی طور پر ایسا کرنا مستحب ہے.

یہ ہیئت بدعت ہے، نہ تو رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ثبوت ملتا ہے، اور نہ ہی صحابہ کرام سے، اور لوگوں نے
اسے فرضی نماز کے بعد نماز کا شعار بنا رکھا ہے....

یہ بلند آواز کے ساتھ کرنا کیسے جائز
ہو سکتا ہے حالانکہ اللہ سبحانہ و تعالی تو اپنی کتاب حکیم میں فرماتا ہے :

**.{تم اپنے رب سے گڑگڑا کر کے بھی اور
چپکے چپکے دعا کیا کرو یقیناً وہ زیادتی کرنے والوں سے محبت نہیں کرتا}.**.

اس لیے پوشیدہ اور چپکے سے دعا کرنا
اخلاص سے زیادہ قریب اور ریاء سے دور ہے" انتہی

دیکھیں : الابداع فی مضار الابتداع (
.(283

مستقل فتوی کمیٹی کے فتاوی جات میں
درج ہے :

سوال :

سنن مؤکدہ کے بعد اجتماعی شکل میں
دعا کرنے کے بارہ میں لوگوں میں اختلاف پایا جاتا ہے، ایک گروہ کہتا ہے کہ یہ عمل
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول نہیں اور نہ ہی صحابہ کرام سے، اگر یہ خیر
ہوتی تو اس میں وہ ہم سے سبقت لے جاتے کیونکہ وہ ہم سے زیادہ اتباع حق کے حریص تھے.

اور ایک گروہ کہتا ہے کہ سنن مؤکدہ
کے بعد اجتماعی دعا مستحب و مندوب بلکہ مسنون ہے، کیونکہ یہ ذکر اور عبادت ہے اور
ہر ذکر اور عبادت کم از کم مستحب اور مسنون ہوگا، اور یہ ان افراد کو ملامت کرتے
ہیں جو نماز کے بعد دعا کا انتظار نہیں کرتے اور اٹھ کر چلے جاتے ہیں، اس میں آپ کی
رائے کیا ہے ؟

جواب :

"دعاء ایک عبادت ہے، اور عبادات
توقیف پر مبنی ہیں یعنی جس طرح مشروع ہے اسی طرح بجالائی جائیگی اس میں کوئی کمی و
بیشی نہیں ہوسکتی، اس لیے یہ کہنا جائز نہیں کہ: یہ عبادت من حیث الاصل یا عدد یا
ہئیت یا جگہ کے اعتبار سے مشروع ہے، لیکن اگر اس کی کوئی شرعی دلیل مل جائے تو ٹھیک
وگرنہ جائز نہیں.

اس کے متعلق نہ تو ہمیں نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کا کوئی قول اور نہ ہی عمل اور نہ ہی تقریر ملی ہے جو دوسرے گروہ کے
دعوی پر دلالت کرتی ہو، اور خیر و بھلائی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ
اور سنت پر عمل کرنے میں ہی پنہاں ہے.

اس کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم کا صحیح احادیث سے جو طریقہ ثابت ہے اور آپ کے بعد خلفاء راشدین اور صحابہ
کرام بھی اسی پر عمل پیرا تھے اور ان کے بعد تابعین عظام کا عمل بھی سلام کے بعد
ثابت ہے.

اور جو کوئی بھی نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کے طریقہ کے خلاف کوئی نیا طریقہ اور کام ایجاد کرتا ہے تو وہ
کام مردود ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جس کسی نے بھی کوئی ایسا عمل کیا
جس پر ہمارا حکم نہیں تو وہ عمل مردود ہے"

اس لیے جو امام فرضی نماز میں سلام
کے بعد دعا کرتا اور مقتدی اس کی دعا پر آمین کہتے ہیں اور سب نے ہاتھ اٹھائے ہوتے
ہیں اس سے اس عمل کی دلیل طلب کی جائیگی جو اس کے اس عمل کو ثابت کرے وگرنہ یہ عمل
اس پر مردود ہے.

اور اسی طرح جس نے بھی نوافل کے بعد
ایسا کیا اس سے بھی اس کی دلیل طلب کی جائیگی جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان
ہے :

.{کہہ دیجئے تم اپنی دلیل لاؤ اگر تم
سچے ہو}.

اوراس کے متعلق توہمیں کتاب وسنت
سے کسی دلیل کا علم نہیں، جواس کی مشروعیت پر دلالت کرتی ہو جس کا دوسرا گروہ گمان
کررہا ہے کہ سوال میں مذکور ہیئت اور شکل میں اجتماعی دعا اور ذکر کرنا مشروع ہے"
انتہی

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث
العلمیۃ والافتاء (98/7).

حاصل یہ ہوا کہ اجتماعی ذکر اور
تسبیح وتحمید یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا چاہے وہ کسی بھی
صیغہ اور الفاظ میں ہو سنت نہیں بلکہ بدعات اور دین میں زیادتی شمار ہوتی ہے.

دوم :

درود کمالیۃ ان کے مطابق درج ذیل
ہے :

"
اللہم صلی وسلم وبارک علی سیدنا محمد وعلی آلہ عدد کمال اللہ وکما یلیق بکمالہ
"

یہ درود نہ تو نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم سے ثابت ہے، اور نہ ہی صحابہ کرام میں سے کسی صحابی سے منقول ہے، اور نہ
ہی یہ سب سے بہتر اور افضل صیغہ اور الفاظ ہیں جیسا کہ بعض لوگ خیال کرتے ہیں، بلکہ
افضل الفاظ اور صیغے تو وہ ہیں جس کی تعلیم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ
کرام کو دی اور وہ درود ابراہیمی ہے جو تشہد میں پڑھا جاتا ہے.

بخاری اور مسلم میں عبدالرحمن بن ابی
لیلی سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں مجھے کعب بن عجرۃ رضی اللہ تعالی عنہ ملے اور
فرمانے لگے : کیا میں تجھے کوئی ہدیہ اور تحفہ نہ دوں ؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس
تشریف لائے تو ہم نے عرض کیا : ہمیں یہ تو معلوم ہوچکا ہے کہ آپ پر سلام کس طرح
پڑھا کریں، تو آپ پر درود کس طرح پڑھا کریں ؟

تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا : تم کہا کرو :

"

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى
آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ
اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى
آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ
"

اے اللہ تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم
پر اوران کی آل پر رحمتیں نازل فرما جس طرح تونے ابراہیم علیہ السلام اوران کی
آل پر رحمتیں نازل فرمائیں، یقینا تو حمد کے لائق اور بزرگی والا ہے، اے اللہ تو
محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اوران کی آل پر برکت نازل فرما جس طرح تونے ابراہیم
علیہ السلام اوران کی آل پر برکت نازل فرمائی، یقینا تو حمد کے لائق اور بزرگی
والا ہے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (6357) صحیح
مسلم حدیث نمبر (406).

اور بخاری و مسلم میں ہی ابو حمید
ساعدی رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام نے عرض کیا اے
اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم آپ پر درود کس طرح پڑھا کریں ؟

تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا تم یہ کہا کرو :

"

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ

وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ
عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ
إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ
"

اے اللہ تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم
پر اوران کی ذریت اوران کی ازواج مطہرات پر رحمتیں نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام اوران کی آل پر رحمتیں نازل فرمائیں، یقینا تو حمد کے لائق اور بزرگی والا ہے، اے اللہ تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اوران کی ذریت اوران کی ازواج مطہرات پر برکت نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام اوران کی آل پر برکت نازل فرمائی، یقینا تو حمد کے لائق اور بزرگی والا ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (3369) صحیح
مسلم حدیث نمبر (6360).

سیوطی رحمہ اللہ " الحرز المنیع "
میں لکھتے ہیں :

" میں نے طبقات تاج سبکی میں پڑھا ہے
انہوں نے اپنے باپ سے درج ذیل کلمات نقل کیے ہیں :

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر
درود پڑھنے کی سب سے اچھی اور بہتر کیفیت وہ ہے جو تشہد میں درود بیان ہوا ہے "

وہ کہتے ہیں :

جو شخص بھی یہ درود (درود ابراہیمی
) پڑھتا ہے تو اس نے یقینی طور پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھا، اور جو کوئی اس کے علاوہ کوئی اور الفاظ والا درود پڑھتا ہے تو اس کے مطلوبہ درود پڑھنے میں شک ہے؛ کیونکہ صحابہ کرام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تھا :

اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم
ہم آپ پر درود کس طرح پڑھا کریں ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا تم یہ درود (ابراہیمی) پڑھا کرو، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان
کے لیے صحابہ کی جانب سے اس کو درود قرار دیا.

سیوطی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

میں اپنی نوجوانی کے وقت جب نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھا کرتا تو یہ الفاظ کہتا :

"

اللهم صل وبارك وسلم على محمد وعلى آل محمد كما صليت وباركت وسلمت على إبراهيم وعلى
آل إبراهيم إنك حميد مجيد "

تو مجھے خواب میں کہا گیا کیا تم نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ فصیح اور کلمات کے معانی کو زیادہ جانتے ہو اور
تمہیں جوامع فصل الخطاب کا علم ہے ؟ اگر کوئی معنی زائد نہ ہوتا تو نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کبھی اسے نہ چھوڑتے .

تو میں اس سے استغفار کیا اور رجوع
کرتے ہوئے افضل نص کو وجوب اور استحباب میں استعمال کرنے لگا. انتہی

اور وہ بیان کرتے ہیں : اگر کوئی شخص
قسم اٹھائے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر افضل ترین درود پڑھے گا تو نیکی
یہی ہے کہ وہ درود ابراہیمی پڑھے " انتہی

منقول از : السنن والمبتدعات تالیف
محمد عبد السلام الشقیری صفحہ (232)، اور تاج سبکی کی کلام " طبقات الشافعیۃ
الکبری (185/1).

سوم :

درود کمالیۃ میں شرعی محذور یہ ہے کہ
وہ کہتے ہیں : " عدد کمال اللہ " تو یہاں ظاہری لفظ کمال اللہ تعالی کو عدد محصور
کیا گیا ہے، اس لیے بعض علماء کرام نے اس سے منع کیا ہے جیسا کہ آگے بیان ہوگا.

اور اسی طرح ان کا یہ قول : "عدد
اسماء اللہ "؛ کیونکہ اللہ کے اسماء عدد میں محصور نہیں کیے جاسکتے؛ اس لیے کہ
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"میں تجھ سے تیرے ہر اس اسم و نام
کے ساتھ سوال کرتا ہوں جو تیرا نام ہے ، جس سے تو نے اپنے آپ کو موسوم کیا ہے ، یا
پھر اپنی کسی مخلوق میں سے کسی ایک کو بتایا ہے ، یا اسے اپنی کتاب میں نازل کیا ہے ،
یا پھر اسے اپنے پاس علم میں غیب میں چھپا کر رکھا ہے "

مسند احمد حدیث نمبر (3704).

ابن عابدین رحمہ اللہ "حاشیۃ ابن
عابدین "میں کہتے ہیں :

"تنبیہ :

یہ دیکھنا چاہیے کہ اس طرح مختلف قسم
کے درود میں بھی یہ کہا جائیگا مثلا :

"

اللھم صل علی محمد عدد علمک و حلمک ,
و منتھی رحمتک , و عدد کلماتک , و عدد کمال اللہ
"

اور اس کے دوسرے کلمات تو اس سے ایک
ہی صفت متعدد ہونے کا واہمہ ہوتا ہے ، یا پھر علم وغیرہ کے متعلقات کے ختم ہونے کا
شبہ ، اور خاص کر "عدد ما أحاط بہ
علمک , و وسعہ سمعک و عدد کلماتک "
جیسے کلمات میں ، کیونکہ اللہ کے علم کی تو انتہاء ہی نہیں ، اور نہ ہی اس کی رحمت کی
انتہاء ہے ، اور نہ اس کے کلمات کی.

اور لفظ عدد وغیرہ دوسرے الفاظ اس کے
خلاف ظاہر کرتے ہیں ، اور میں نے علامہ الفاسی کی شرح دلائل الخیرات کو دیکھا ہے. جس
میں اس کی بحث موجود ہے وہ کہتے ہیں :

"ایسے کلمہ کا اطلاق جس سے واہمہ ہو
علماء کرام کے ہاں اس کے جواز میں اختلاف پایا جاتا ہے، جس سے واہمہ نہ ہو، یا جو
سہل تاویل اور واضح محمل ہو، یا پھر صحیح معنی میں طریقہ استعمال مخصوص ہو.

علماء کی ایک جماعت نے نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم پر درود کی کیفیات اختیار کی ہیں، ان کا کہنا ہے سب سے افضل کیفیات
ہیں، ان علماء میں عفیف الدین الیافعی اور شرف البارزی اور بھاء بن القطان شامل ہیں
اور ان سے ان کے شاگرد المقدسی نے نقل کیا ہے. اھ

میں کہتا ہوں: ہمارے آئمہ کی کلام کا
مقتضی یہ ہے کہ ایسا نہ کیا جائے، لیکن صرف اس میں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
سے وارد اور ثابت ہے، اس لیے ذرا غور تو کریں" انتہی

دیکھیں: حاشیۃ ابن عابدین (396/6
).

اور یہ بیان کیا جا چکا ہے کہ وہ
کیفیت جو آپ نے سوال میں بیان کی ہے وہ سنت سے ثابت نہیں، حتی کہ اگر اس کیفیت میں
درود ابراہیمی بھی پڑھا جائے تو صحیح نہیں ہوگا، اللہ تعالی ہمیں اور آپ کو ایسے
عمل کرنے کی توفیق دے جس سے وہ راضی ہوتا ہے اور محبت کرتا ہے.

واللہ اعلم.